ذوالفقار علی ایم اے

شاہ ولی اللہؒ ایک تاریخ ساز شخصیت

شاہ ولی اللہ وہ نادر روزگار شخصیت ہیں جن کی تعلیمات سے رہتی دنیا تک انسانیت مستفیض ہوتی رہے گی۔ انبیا علیہم السلام کے بعد دنیا میں کم ہی ایسی شخصیات پائی گئی ہیں جن کے افکار نے دنیا سے اپنی حقیقت منوائی ہو۔ عالم اسلام میں آپ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے شریعت کا فلسفہ مدون کیا اور عقائد و اعمال کی حکیمانہ تشریح کی اور اسرار و رموز کو اور کلی و جزوی احکام کو فلسفہ کے ساتھ اس طرح بیان کیا کہ شریعت با آسانی سمجھ آ جاتی ہے۔

آپ کے والد محترم شاہ عبدالرحیم بھی جید عالم دین تھے۔ فتاویٰ عالمگیریہ کی نظر ثانی اور اصلاح کا کام آپ نے ہی کیا تھا اور مدرسہ رحیمیہ کے بانی آپ ہی تھے۔

شاہ صاحب کے صاحبزادوں نے بھی اپنے باپ اور دادا کی تقلید میں کام کرتے ہوئے نام پایا ہے۔ شاہ عبدالعزیز' شاہ رفیع الدین' شاہ عبدالقادر اپنے وقت کے مشہور مفسر و محدث ہوئے' جبکہ چوتھے بیٹے شاہ عبدالغنی خود تو مشہور نہ ہوئے' مگر آپ کے صاحبزادے شاہ اسماعیل شہید نے سکھوں کے خلاف جہاد شروع کر کے ایک نئی تاریخ رقم کی اور بالاکوٹ میں شہید ہوئے۔

شاہ صاحب کے کارنامے

شاہ صاحب نے ۱۱۴۴ھ میں مکہ مکرمہ میں خواب دیکھا تھا' جس میں آپ کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ ہندوستان میں آپ کی مساعی جمیلہ سے مسلمانوں کے اندر پائے جانے والے

مفاسد کا تدارک ہوگا اور دینی و سیاسی امامت آپ کو ملے گی۔

۱۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ "فتح الرحمان" کیا۔

۲۔ آپ نے تقلید کے بجائے اجتہاد کی راہ اپنائی۔

۳۔ امت کے مختلف طبقات کی اصلاح کے لیے کوشش شروع کر دی۔

۴۔ حدیث کے احیاء کے لیے مدرسہ رحیمیہ میں کام شروع کیا' اور یہ مدرسہ برصغیر میں اولین دارالحدیث کہلایا۔

۵۔ اسرائیلیات اور ضعیف روایات کو ترک کر کے کتاب و سنت پر عمل کرنے کی ترغیب دی۔

۶۔ آپ نے فقہ میں اجتہاد کو ہر دور میں فرض کفایہ قرار دیا اور جامد و اندھی تقلید کی مذمت کی۔

۷۔ مختلف فقہی مسالک میں صلح اور تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کی' فقہا و صوفیا میں صلح کرائی اور فقہائے محدثین کا ایک گروہ تیار کیا۔

۸۔ آپ نے شیعہ و سنی اختلاف کو ختم کرنے کی بھی بھرپور کوشش کی۔ آپ نے عالی سینوں کے تشدد اور شیعوں کی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لیے "ازالتہ الخفامن خلافتہ الخلفا" تحریر کی۔

۹۔ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے مسئلہ پر اختلاف کے سبب شریعت و تصوف میں تطبیق پیدا کی۔ آپ نے مذہب کی "رسوم" کے بجائے مذہب کی اصل روح پر زور دیا۔

سیاسی نظریات

شاہ صاحب نے اصلاح معاشرہ کے ساتھ ساتھ اہل سیاست کو بھی اصلاح کی ترغیب دی اور خود سیاست سے باہر رہ کر اہل سیاست کو متاثر کیا آپ نے نجیب الدولہ کو سیاسی لحاظ سے مضبوط کیا اور اسلام کے دفاع کی ترغیب دی۔ آپ نے مرہٹوں کے بڑھتے ہوئے عزائم کو خاکستر کرنے کے لیے احمد شاہ ابدالی کو دعوت دی جس نے پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کو شکست فاش دی۔

آپ مرکزیت اور متحدہ ہندوستان کے قائل تھے۔ اس کے لیے آپ نے تجاویز اور نیا دستور پیش کیا۔ آپ نے عدل و انصاف کے رائج کرنے اور تمام مسلمانوں کو یکساں حقوق عطا کرنے کے داعی تھے۔ کیوں نہ ہوتے کہ آپ کی رگوں میں فاروقی خون دوڑتا تھا۔

مخالفت و ابتلا

اہل حق کو مخالفت اور ابتلا کا جس طرح سامنا کرنا پڑتا ہے' شاہ ولی اللہ بھی اس سے نہ بچ سکے۔ قرآن مجید کے ترجمہ کرنے کے سبب شہر کے علماء آپ کے مخالف ہوگئے اور فتویٰ لگا کر قتل کرنے کے درپے ہوگئے۔ جامع مسجد فتح پور دھلی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ بے پناہ ہجوم آپ پر پڑھ دوڑا۔ خوش قسمتی سے وہاں سے بچ نکلے۔ بعد میں حالات سے پریشان ہو کر مکہ مکرمہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد واپس آئے تو نجف علی خان نے ہاتھوں کو بے کار کروا دیا تاکہ کچھ لکھ نہ سکیں۔

آپ نے اپنے پیچھے ۴۳ عدد مشہور و معروف کتب چھوڑیں' اور چار عالم و فاضل بیٹے امت کو ترکے میں دیے۔

> نوع انسانی کے عام افراد اخلاق اور اعمال صالحہ کے زیور سے آراستہ نہیں ہوتے اور حیوانی خواہشات' ردی اخلاق اور تخریبی اعمال کی شکل اختیار کر کے ان پر غالب ہوتی ہیں' اس لیے عموماً" ان سے ناشائستہ حرکات سرزد ہوتی ہیں جن کا شہریت و مدنیت کے نظام صالح پر برا اثر پڑتا ہے اور اس میں مختلف قسم کی معاشرتی اور اخلاقی فساد اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایسے لوگوں کی اصلاح ضروری ہوتی ہے اور وہ زجر و توبیخ کے محتاج ہوتے ہیں اور ان کی اصلاح کے لیے عدل و انصاف پر مبنی قانون سزا کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ ہر شخص ہر آدمی کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتا اور نہ ہر شخص کے حق میں معمولی زجر و توبیخ مفید و کارگر ثابت ہوتی ہے اس لے بعض اوقات قوت کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔ خواہ اس کی تنفیذ کوئی جماعت کرے جو مفسد کو قابو کرے یا شخص واحد جس کا لوگوں پر اس قدر تسلط اور دبدبہ ہو کہ اس کے حکم سے انحراف کرنا ان کے لیے تقریباً" ناممکن ہو۔
>
> (البدور البازغہ' مترجم ص ۱۹۳)